السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

انشورنس کی جو حقیقت اوپر عرض کی گئی ہے اس میں کمپنی جو بطور سود دیتی ہے جس کا نام وہ اپنی اصطلاح میں منافع رکھتی ہے شریعت کا اصطلاحی نام ربو ہے یا نہیں ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

سوالنامے میں انشورنس کی جو حقیقت بیان کی گئی ہے اس میں بیمہ کمپنی بطور سود دیتی ہے جس کا نام وہ اپنی اصطلاح میں منافع رکھتی ہے وہ بلاشبہ شریعت اسلامی کا اصطلاحی ربو ہے۔ کتب فقہ میں ربو کی یہ تعریف کی گئی ہے :

(الربو : ہو الفضل المستحق لاحد المتعاقدین فی المعاوضۃ الخالی عن عوض شرط فیہ (ہدایۃ612/3(1)

(الربو فی الشرع : عبارۃ عن فضل مال لایقابلہ عوض فی معاوضۃ مال بمال (حاشیہ ہدایۃ61/3(2)

(وفی الشریعۃ الربو : ہو الفضل الخالی عن العوض المشروط فی البیع (بمسوط للسرخسی109/12(3)

تعریف میں بیع کی قید احترازی نہیں ہے مقصود صرف معاوضۃ المال بالمال ہے اور بیمہ میں ذمہ دار بیمہ کمپنی کو ایک مقررہ رقم قسط وار بطور قرض دیتا ہے اور اس کے عوض میں کمپنی سے اسی قدر یا اس سے زیادہ رقم وصول کرتا ہے اس لئے یہاں معاوضہ مال بمال بلاشبہ موجود ہے اور ربا لفضل کے ساتھ بو النسئہ بھی متحقق ہے۔ اور شرعا ربوا کی یہ دونوں ہی قسمیں حرام وممنوع ہیں واضح رہے کہ نام بدل دینے سے حقیقت نہیں بدلتی پس کمپنی والے یا کوئی دوسرا اس زائد رقم کا جسے کمپنی والے یا کوئی دوسرا اس زائد رقم کا جسے کمپنی بیمہ دار کو دیتی ہے منافع سے بھی زیادہ پر کشش اور حسین بظاہر بے ضرر نام رکھ دے تب بھی وہ شریعت کا اصطلاحی ربوا اور ربا شرعی ہونے کی وجہ سے حرام ہو گا معاملہ میں بینکوں کا ربوا اور بیمہ کمپنی کا ہر رہے گا دونوں یکساں ہیں دونوں کے حکم میں شرعا کوئی فرق نہیں ہے۔

(تفصیل کے لیے کتاب کا مطالعہ کریں)

ھذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔کتاب البیوع

صفحہ نمبر 348

محدث فتویٰ